اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہنامہ "عالمِ اسلام اور عیسائیت" کے زیرِ نظر شمارے پر اس کی چوتھی جلد مکمل ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس کی مساعی کو مسلم اور مسیحی دونوں حلقوں میں قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے۔ ملک کے دینی اردو جرائد نے بارہا اس کے مقالات اور تجزیے اپنے صفحات میں نقل کیے ہیں، تاہم مسیحی جرائد بھی وقتاً فوقتاً اخذ و اقتباس کر لیتے ہیں۔ اس پذیرائی کے باوجود "عالمِ اسلام اور عیسائیت" کے لکھنے والوں کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ نہیں ہو سکا۔ شاید اس صورت حال کا ایک سبب اس کا "مزاج" ہو، مگر قارئین کی تعداد کو دیکھتے ہوئے یہ سبب زیادہ مضبوط نظر نہیں آتا۔ دوسرا سبب یہ ہو سکتا ہے کہ مسیحیت اور مسیحی تبشیری سرگرمیوں کو ہمارے ہاں ہمیشہ "دینیاتی" حوالے سے دیکھا گیا ہے اور "عالمِ اسلام اور عیسائیت" دینیاتی اور سماجی و سیاسی پس منظر میں دیکھنا چاہتا ہے۔ ہماری خواہش ہے کہ مسیحی دینیات پر ایسے مقالات شائع ہوں جو اہلِ علم کو غور و فکر کے لیے آمادہ کریں۔ مسیحیت، جس سے بالعموم وطنِ عزیز کے دینی حلقے متعارف ہیں، وہ کیتھولک، آرتھوڈوکس اور پروٹسٹنٹ مکاتب فکر ہیں، مگر ان مختلف مکاتبِ فکر کے اندر کیا تبدیلیاں آ رہی ہیں، ان کا جاننا ضروری ہے۔ کیتھولک چرچ ہو یا پروٹسٹنٹ، دین اور سیاست کی علیٰحدگی پر زور دیتے رہے ہیں، مگر تیسری دنیا کے یہی چرچ اس "دوئی" کے قائل نظر نہیں آتے۔ لاطینی امریکہ کے ممالک میں پادری مقامی سیاست کا حصہ ہیں۔ "لبریشن تھیالوجی" ایک قوت ہے اسی طرح مسیحی دنیا میں سیکولرزم کے نتیجے میں پیدا ہونے والی خرابیوں نے لوگوں کو دین و سیاست کی جدائی کے تصوّر پر نظر ثانی پر آمادہ کیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ آئے دن نئے نئے گروہ پیدا ہوتے ہیں جو اپنے پیش رووں سے کہیں زیادہ قوت اور جذبے سے کام کرتے ہیں۔ ان نئے گروہوں کی "دینیات" اکثر پہلے سے موجود مکاتبِ فکر سے جدا ہوتی ہے۔

مغربی دنیا کی جامعات اور دوسرے علمی اداروں میں اسلام کا مطالعہ کیا جا رہا ہے اور یہ روایت اتنی مضبوط ہے کہ بہت سے موضوعات پر مسلم دنیا کی ترقی یافتہ زبانوں میں اتنا کام نہیں ہوا، جتنا کہ انگریزی، فرانسیسی اور ہسپانوی میں موجود ہے۔ کچھ عرصہ پہلے راقم الحروف کو اندلس پر کام کرنے کا موقع ملا تو اُردو اور فارسی کی نسبت کہیں زیادہ تعداد میں انگریزی اور دوسری یورپی زبانوں میں کتب و مقالات دستیاب ہوئے۔ مغرب کی اس علمی پیش رفت میں مسلم تاریخ و ثقافت اور اسلام کا مطالعہ بعض ان اہلِ قلم نے کیا ہے جو اپنی تربیت اور امکان کے اعتبار سے "مسیحی مبشّر" ہیں۔ ان کے کام کا جائزہ لینا بھی

ضروری ہے۔ ان غیر مسلم اور بالخصوص مسیحی مبشر اہلِ قلم کے کام کے ساتھ مسلم علماء و فضلاء کے مطالعۂ مسیحیت کے بارے میں لکھنا بھی ضروری ہے۔ کئی مسلمان اہلِ علم نے بائبل کی تفسیریں لکھی ہیں اور اسلام و مسیحیت کا تقابل تو عام بات ہے۔ اس حوالے سے مسیحی اہلِ علم کی ان کتابوں کا جدا جدا بھی مطالعہ و تجزیہ کیا جا سکتا ہے جو اسلام سے متعلق ہیں۔ برصغیر میں کام کرنے والے پرسبیٹیرین مبشر ای - ایم - وہیری کی چار جلدوں میں تفسیر قرآن اور پادری پیٹرک ہیوز کی "ڈکشنری آف اسلام" ایسی کتابیں ہیں جو اہلِ علم کا تجزیہ و مطالعہ چاہتی ہیں۔

عالمِ اسلام میں مسیحیت موجود ہے، سعودی عرب جیسے ملک میں جہاں "وطنی" مسیحی آبادی نہیں، مگر سینکڑوں اور ہزاروں کی تعداد میں مسیحی کام کر رہے ہیں۔ کیا ان کا طرزِ زندگی مسیحیت کے وجود کا ثبوت نہیں؟ انڈونیشیا میں مسیحیت ایک سماجی قوت ہے، ملائیشیا اور نائجیریا میں مسلم - مسیحی تصادم موجود ہے۔ لبنان میں مسلم اور مسیحی تقسیمِ اقتدار وجہ نزاع ہے اور سابق سوویت یونین کی نوآزاد مسلم ریاستوں میں مسلم مبلغین کے ساتھ مسیحی مبشرین بھی سرگرمِ عمل ہیں جو دین مخالف معاشرے کی ناکامی کے بعد ان لوگوں کو اپنے حلقۂ اثر میں لانے کے لیے کوشاں ہیں جن کے اجداد اسلام کے داعی تھے۔ یہ صورتِ حال اس انداز کے مطالعات کا تقاضا کرتی ہے کہ عالمِ اسلام کے ایک ایک ملک کی مسیحی برادری کے بارے میں علمی و تحقیقی مطالعہ کیا جائے، خود مسیحی آبادی کی طرف سے بھی اکثر و بیشتر اردو میں علمی و تحقیقی کام نہیں ہوا ہے۔ اگر اس کمی کو "عالمِ اسلام اور عیسائیت" کے صفحات پورا کر سکیں تو یہ ایک خدمت ہوگی۔

یہ چند پہلو "مشتے نمونہ از خروارے" تھے، جن پر ہمارے اہلِ قلم کو لکھنا چاہیے، ان موضوعات کے علاوہ بھی غور و فکر سے متعدد پہلو سامنے آ سکتے ہیں۔